روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 6 ستمبر 2001ء 17 جمادی الثانی 1422 ہجری - 6 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 202

دفاع وطن میں حصہ

آنحضرت ﷺ کی عمر چوبیس سال کی تھی کہ آپ کی قوم قریش اور قبیلہ قیس عیلان کے درمیان جنگ چھڑ گئی جو حرب فجار کے نام سے مشہور ہے وطن پر اس مصیبت اور نازک صورت حال میں رسول اللہ ؐ نے اپنی قوم کے ساتھ دفاع میں حصہ لیا اور دشمن کے تیروں سے اپنے چچاؤں کو بچانے کا فرض ادا کرتے رہے۔

(سیرۃ ابن ھشام ذکر حرب الفجار جلد1 ص184 تا186)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

پاکستان کا قیام خدائی فعل ہے اور انتہائی نامساعد حالات میں اس کا زندہ رہنا تاریخ کی نادر مثال ہے

قیام پاکستان کے وقت ہونے والے فسادات کا ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے پسند نہ کیا کہ اس کے بندے کعبہ کی بجائے سومنات کے آگے جھکیں اس نے پاکستان قائم کروادیا۔ اور پھر ایسے حالات میں پاکستان قائم کروادیا کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن جو اس تمام واقعہ کا ذمہ دار ہے۔ اور ایک ایسا شخص ہے جس کی گردن پر لاکھوں مسلمانوں کے قتل کا گناہ ہے۔ جب مشرقی پنجاب کے لوگ مارے گئے۔ ہندو تمام روپیہ لے کر ہندوستان چلے گئے۔ ملکی صنعت پر ہندوؤں نے قبضہ کرلیا۔ تو اس نے کہا۔ خدایا میں یہ تو جانتا تھا کہ پاکستان ٹوٹ جائے گا۔ لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ اتنی جلدی ٹوٹ جائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اس کو شرمندہ کیا اب اسے یورپین شطرنج کی چالوں میں موقعہ دیا جاتا ہے۔ لیکن مسلمان جب اس کا نام سنتے ہیں۔ تو اس کے حق میں دعائیں نہیں کرتے۔ جس شخص کے افعال کی وجہ سے لاکھوں مسلمان مارے گئے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہی اسے ناکام کیا۔ بہر حال یہ خدائی فعل ہے۔ اور اس کا نتیجہ نظر آتا ہے"۔..........

"کام کرنے والے ہندوستان چلے گئے۔ سارا سامان اور مال و دولت ہندوستان کے حصہ میں آگئی۔ پاکستان کی فوجیں جو اس کے حصہ میں آئیں۔ وہ ہزاروں میل ملک سے دور بیٹھی تھیں۔ خزانے خالی تھے۔ اور مہاجرین کا سیلاب اُمڈا ہوا پاکستان کی طرف آرہا تھا۔ اس قسم کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ کہ کوئی قوم اس قسم کے حالات سے نکل آئی ہو۔ اور اس نے حکومت کی ہو۔ اور پھر ایسی حکومت کی ہو۔ کہ دو چار سال میں وہ بیرونی دنیا میں مشہور ہو گئی ہو۔ میں نے تاریخ پر غور کیا ہے۔ مجھے کوئی ایسی مثال نہیں ملتی۔ کہ اس قسم کے حالات میں کوئی قوم زندہ رہی ہو۔ اور پھر اس نے نہ صرف حکومت کی ہو۔ بلکہ تمام بیرونی دنیا میں مشہور ہو گئی ہو"۔

(الفضل 7 نومبر 1951ء)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

وطن کی محبت میں اپنی سنہری درخشندہ تاریخ کی حفاظت کریں۔ اپنے حقوق کی قربانی سے اپنے ممتاز مقام کو قائم رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہجرت انگلستان کے معاً بعد یکم مئی 1984ء کو احباب جماعت کے نام ایک روح پرور پیغام اپنے قلم مبارک سے ارسال فرمایا جس میں حضور نے یہ بھی تحریر فرمایا:۔

"پاکستان کے احمدیوں کے نام بالخصوص میرا یہ پیغام بھی ہے کہ آنحضور ﷺ کے اس مقدس فرمان کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور حرز جان بنائیں کہ حب الوطن من الایمان وطن کی محبت ایمان ہی کا ایک جزء ہے۔ وطن کی محبت میں اپنی سنہری درخشندہ تاریخ کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عزیز وطن ہے جس کے قیام میں آپ نے عظیم الشان قربانیاں پیش کی ہیں اور قائد اعظم محمد علی جناح نے جس خدمت کے لئے آپ کو بلایا آپ نے پورے خلوص کے ساتھ ان کی آواز پر لبیک کہا۔

جب بھی وطن عزیز کو کوئی خطرہ پیش آیا آپ صف اول کی قربانیاں کرنے والوں میں شامل رہے۔ تاریخ پاکستان میں دوسرے محبان وطن کے دوش بدوش آپ کے نام بھی انمٹ سنہری حروف میں کندہ رہیں گے۔

یاد رکھیں آپ نے اپنی اس حیثیت کو ہمیشہ برقرار رکھنا ہے۔ صف اول کے شہری کی یہی حقیقی تعریف ہے۔ بلاشبہ وہی صف اول کا شہری ہوتا ہے جو ابتلاؤں اور خطرات اور قربانیوں کے میدان میں صف اول کا محب وطن ثابت ہو۔ اگر آپ اپنے اس امتیاز کی حفاظت کریں گے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کو صف دوم یا صف سوم یا صف چہارم کا شہری بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ دوسروں کے حقوق کے استحصال سے آپ کبھی صف اول کا شہری نہیں بن سکتے ہاں اہل وطن کی خاطر اپنے حقوق کی قربانی سے آپ بلاشبہ ہمیشہ صف اول کے شہریوں میں اپنے ممتاز مقام کو قائم رکھیں گے"۔

(الفضل 8 مئی 1984ء ص8)

دفاع وطن میں جماعت احمدیہ کی غیر معمولی خدمات اور اعزازات

تاریخ پاکستان کا رخ بدلنے والے انمٹ اور ناقابل فراموش معرکوں کی ولولہ انگیز داستان

فخر الحق شمس صاحب

1948ء کا جہاد کشمیر

پاکستان کی بیرونی سرحدوں کی حفاظت کے سلسلہ میں سب سے پہلا قابل ذکر معرکہ 1948ء کا جہاد کشمیر تھا جس میں احمدی مجاہدین کی ایک بٹالین فرقان فورس کو پاک فوج کے شانہ بشانہ لڑتے ہوئے شاندار کارنامے سرانجام دینے کا ایک منفرد اعزاز حاصل ہوا۔ فرقان بٹالین کسی مذہبی جماعت کی طرف سے واحد تنظیم تھی جس نے جہاد کشمیر میں حصہ لیا۔ یہ معرکہ اگر کچھ عرصہ اور جاری رہتا تو وادی کشمیر کی تقدیر بدل چکی ہوتی۔

جنگ ستمبر کا پہلا ہلال جرأت

لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے پاکستان آرمی کی تاریخ میں تیز ترین ایڈوانس کرکے صرف پانچ دن کی جنگ میں چھمب سے جوڑیاں اور اکھنور تک کا وسیع وعریض علاقہ پھرتی اور مہارت سے فتح کیا۔ اس غیر معمولی کامیابی کے اعتراف میں انہیں میدان کارزار میں ہی 1965ء کی جنگ کے پہلے ہلال جرأت سے نوازا گیا۔

جنرل اسمبلی میں اختر حسین کا ذکر

لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کو پاکستان آرمی کا وہ واحد جنرل ہونے کا اعزاز حاصل ہے جس کا نام لے کر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اس وقت کے بھارتی وزیر خارجہ چھاگلہ نے ان کی سپاہیانہ قیادت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا کہ جنرل اختر حسین ملک وہ کمانڈر ہے جس کی نگرانی اور قیادت میں گوریلا فورس وادی کشمیر میں بھارتی افواج کو ناکوں چنے چبوا رہی ہے۔

ہلال جرأت کے دو اعزازات

جماعت احمدیہ کے ایک مجاہد بریگیڈئر افتخار احمد جنجوعہ (جو بعد میں میجر جنرل کے عہدہ پر فائز ہوئے) کو 1965ء کی جنگ کا فاتح کمانڈر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور رن کچھ کے محاذ پر دشمن کا ایک وسیع علاقہ حاصل کرنے کے اعتراف میں 1965ء کی جنگ میں ہلال جرأت کے اعزاز کے حقدار قرار پائے۔ اور اسی طرح 1971ء کی جنگ میں آپ نے وطن کی راہ میں لڑتے ہوئے شہادت پائی اور دوسرے ہلال جرأت کے حقدار قرار پائے۔ اس طرح آپ کو دو ہلال جرأت حاصل کرنے کا غیر معمولی اعزاز حاصل ہے۔ چھمب کا نام افتخار آباد اور کھاریاں کے کالج کا نام افتخار جنجوعہ کالج رکھنے کی وجہ آپ کے عظیم فوجی کارناموں کو تسلیم کرنا اور انہیں خراج تحسین پیش کرنا ہے۔ راولپنڈی صدر میں ایک سڑک بھی آپ کے نام سے موسوم ہے۔

شہید جرنیل

میجر جنرل افتخار جنجوعہ کا یہ نہایت منفرد اعزاز بھی ہے کہ وہ قیام پاکستان سے اب تک جرنیل رینک کے آفیسرز میں سے میدان جنگ میں شہید ہونے والے واحد جرنیل ہیں۔

دو بھائی۔ ہلال جرأت کے حقدار

1965ء کی جنگ کے پہلے دونوں ہلال جرات کے اعزازات کے لئے جماعت احمدیہ کے افراد کا مستحق قرار پانا بھی یقیناً ایک منفرد اعزاز ہے جو انہیں حاصل ہوا۔ اور یہ دونوں افراد دو سگے بھائی لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک اور لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک تھے جنہوں نے ہلال جرأت حاصل کیا۔ اور انہیں میدان جنگ میں ہی ہلال جرأت دیئے گئے۔ دو سگے بھائیوں کو ایک تقریب میں ہلال جرات دیئے جانے کا یہ بہت نادر واقعہ ہے۔

تین ہلال جرأت

مندرجہ بالا تفاصیل سے واضح ہے کہ صرف 65ء کی جنگ میں تین احمدیوں نے ہلال جرات کا اعزاز حاصل کیا۔ لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک، لیفٹیننٹ جنرل عبدالعلی ملک اور بریگیڈئر افتخار احمد جنجوعہ۔

ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ کا ہیرو

1965ء میں سیالکوٹ کے محاذ پر لڑنے والے بریگیڈیئر عبدالعلی ملک (بعد میں لیفٹیننٹ جنرل بنے) نے تاریخ کی سب سے بڑی ٹینکوں کی جنگ جیتنے میں نہایت منفرد اور نمایاں کردار ادا کیا۔ اس عظیم کارنامے پر حکومت پاکستان نے آپ کو ہلال جرأت سے نوازا۔

چونڈہ کا جانباز مجاہد

بریگیڈیئر عبدالعلی ملک کو دفاع وطن کے سلسلہ میں یہ تاریخ ساز اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس وقت کے ڈویژن کمانڈر کے جاری کردہ یہ واضح احکامات تھے کہ دشمن کے آرمرڈ ڈویژن کے حملہ کے پیش نظر چونڈہ کو خالی کرکے نہر مرالہ راوی لنک اور سائفن پر دفاع کیا جائے مگر ان کے برعکس جنرل ہیڈ کوارٹرز سے احکامات حاصل کرکے انہوں نے چونڈہ کا آخری دم تک دفاع کرنے کا فیصلہ کیا اگر وہ اس فیصلہ پر نہ ڈٹ جاتے تو جنگ کا نقشہ یقیناً کچھ اور ہی ہوتا۔ اور سیالکوٹ کا وسیع علاقہ دشمن کے قبضے میں آجاتا۔

امرتسر کے راڈار کی تباہی

ستمبر 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران امرتسر میں نصب شدہ راڈار پاک فضائیہ کے لئے ایک پریشانی کا موجب بنا ہوا تھا جس کا تباہ ہونا بہت ضروری تھا۔ 11 ستمبر کو یہ عظیم اعزاز بھی ایک احمدی سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین احمد کے حصہ میں آیا۔ وہ ناموس وطن پر جان کا نذرانہ پیش کرکے راڈار کو نیست و نابود کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ اس کے نتیجہ میں پاک فضائیہ کو فیصلہ کن برتری حاصل ہوئی۔ یہ بھی یاد رکھنے کی بات ہے کہ سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین احمد نے اپنے معمول کے فرائض انجام دینے کے بعد رضاکارانہ طور پر اپنی زائد خدمات پیش کیں اور اپنے مشن میں کامیاب ہوئے۔

یلغار روک دی

1971ء کی پاک بھارت جنگ کے دوران بھی کئی کامیابیوں کا سہرا جماعت احمدیہ کے افراد کے حصہ میں آیا۔ اس وقت کے مغربی پاکستان کی سرحد پر جن تین سیکٹروں میں نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئیں ان میں سے ایک چھمب سیکٹر تھا اور دوسرا اہم محاذ کھوکھراپار تھا جس میں میجر جنرل ناصر احمد کو دشمن کی یلغار روکنے کا اعزاز حاصل ہوا۔

زخمی جرنیل

میجر جنرل ناصر احمد کو یہ منفرد اعزاز حاصل ہے کہ وہ جنرل رینک کے واحد فیلڈ کمانڈر ہیں جو میدان کارزار میں زخمی ہوئے اور آج تک دوزانو ہوکر بیٹھنے سے قاصر ہیں۔

کرنل۔ زخمی اور پھر جنگی قیدی

1971ء کی جنگ میں چھمب سیکٹر میں دریائے توی کے پار زخمی ہونے والے لیفٹیننٹ کرنل بشارت احمد کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ آج تک کی لڑائیوں میں زخمی ہونے والے لیفٹیننٹ کرنل رینک کے واحد آفیسر ہیں جنہیں دشمن کے علاقہ میں زخمی ہوجانے پر جنگی قیدی بنایا گیا اور قیدیوں کی واپسی پر زخمی حالت میں وطن لوٹے، دشمن کے علاقہ میں کئی میل اندر زخمی ہونا ان کی شجاعت اور جذبہ حب الوطنی کی زندہ مثال ہے۔

آٹھ ٹینکوں کی تباہی

رسالہ کی رجمنٹ کے ایک احمدی نوجوان آفیسر لیفٹیننٹ محمود احمد زبیری نے ایک ٹروپ کمانڈر کی حیثیت میں انفرادی طور پر ایکشن کرتے ہوئے چھمب سیکٹر میں آن واحد میں دشمن کے آٹھ ٹینک تباہ کرنے کے بعد ملک کی خاطر جان قربان کردیئے کا اعزاز حاصل کیا اور جو اپنی نوعیت کا یقیناً ایک منفرد کارنامہ ہے۔

یف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

نہ بجھا سکیں انہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے تھے

تاریخ پاکستان اور مشاہیر جماعت احمدیہ کی خدمات

ڈاکٹر عبدالسلام کا قائم کردہ بین الاقوامی مرکز برائے طبیعات اور اس کا وسیع فیضان

ملک کی ایٹمی اساس، سائنس کی عالمی تاریخ کے سنہرے ورق پر پاکستان کا نام ثبت کیا

محترم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

ڈاکٹر سلام صاحب کی قدردانی کا زمانہ

صدر ایوب خان کی ایک خوبی یہ تھی کہ وہ جوہر شناس شخصیت تھے۔ انہوں نے ملک کو مختلف شعبوں میں ترقی دینے کے لئے ہر مکتبہ فکر کے ماہرین اکٹھے کر لئے تھے جنہوں نے اپنی اعلیٰ استعدادوں اور مساعی سے مختلف میدانوں میں کامیاب خدمات انجام دیں۔ ان میں نامور احمدی، چوہدری محمد ظفر اللہ خان (جنہوں نے 1961ء میں صدر ایوب خان کی پیشکش پر اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب کا منصب سنبھالا اور پھر جنرل اسمبلی کے صدر منتخب ہوئے)۔ جناب ایم۔ ایم۔ احمد ماہر معاشیات اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نام بہت نمایاں ہیں۔

صدر ایوب خان نے ڈاکٹر عبدالسلام کی اعلیٰ صلاحیتوں اور سائنسی دنیا میں عالمی سطح پر کامیابی اور شہرت کی قدردانی کرتے ہوئے انہیں 1961ء میں اپنا سائنسی مشیر اعلیٰ مقرر کیا۔ اور اس طرح وطن عزیز میں اعلیٰ سطح پر سائنسی ریسرچ اور ٹیکنالوجی کے فروغ کا کامیاب دور شروع ہوا۔ جس کے نتیجہ میں پرامن ایٹمی پروگرام میں بھی نمایاں پیش رفت ہوئی۔ چنانچہ پاکستان کے ایک سینیئر سائنسدان اور "پاکستان کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ" کے سابق چیئرمین ڈاکٹر عبدالغنی اپنی کتاب "ڈاکٹر عبدالسلام" میں تحریر کرتے ہیں:

"سلام نے صدر پاکستان ایوب خان کو مجبور کیا کہ وہ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف نیوکلیئر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (PINSTECH) کی منظوری اور ہدایت دے دیں جو ایک تخلیقی سائنسی یادگار ہوگا جس کی بدولت پاکستان میں سائنسی تعلیمات کا احیاء ہوگا۔ سلام کی باتیں ایوب خان کے دل لگیں۔ چنانچہ جلد ہی اسلام آباد میں (PINSTECH) کا قیام عمل میں آ گیا"

(کتاب "ڈاکٹر عبدالسلام" ص 116)

1970ء کی دہائی میں مزید پیش رفت

پاکستان کے ایک ایٹمی سائنسدان سلطان بشیر الدین محمود (ستارۂ امتیاز) کا ایک مضمون بعنوان "جب پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی بنیاد رکھی جا رہی تھی" "نوائے وقت سنڈے میگزین" مورخہ 2۔ جولائی 2000ء کے صفحہ 4,5 پر شائع ہوا ہے۔ اس میں کئی اہم اور دلچسپ باتیں بیان ہوئی ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:۔

(ایٹمی پروگرام کی کہانی)

(الف) "بقول منیر احمد خان مرحوم جو اس وقت انٹرنیشنل اٹامک انرجی کمیشن میں ایک اعلیٰ عہدہ پر تھے' ہندوستان نے 1962ء میں ہی بم بنانے کا منصوبہ شروع کر دیا تھا۔ یاد رہے کہ یہ وہ دن تھے جب پاکستان ابھی نہایت ابتدائی نوعیت کی لیبارٹریاں بنا رہا تھا اور ایٹمی انجینئروں اور سائنسدانوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام کرنے میں مصروف تھا۔ پاکستان نے کبھی ایٹم بنانے یا اس کی صلاحیت حاصل کرنے کا سوچا بھی نہیں تھا بلکہ بجلی کے مقاصد کے لئے وہ کینیڈا سے ایٹمی پلانٹ کے حصول کے لئے کوشش کر رہا تھا........ یوں جب پاکستان ایٹمی توانائی کے پرامن مقاصد کے لئے جدوجہد کر رہا تھا ہندوستان ایٹم بم بنانے میں مصروف تھا"۔

(ب) جناب سلطان بشیر الدین محمود 16۔ دسمبر 1971ء کے قومی سانحہ (سقوط ڈھاکہ) کا دردناک الفاظ میں ذکر کرتے ہوئے ایک اچانک پیش رفت کے متعلق بتاتے ہیں وہ یہ کہ (اس وقت) صدر ذوالفقار علی بھٹو نے اچانک سائنسدانوں کی ایک اہم کانفرنس جنوری 1972ء میں بلانے کا اعلان کر دیا۔ سائنسدان سلطان بشیر الدین محمود اپنے متذکرہ مضمون میں بیان کرتے ہیں: "چند دنوں کے بعد صدر پاکستان (ذوالفقار علی بھٹو۔ ناقل) نے میٹنگ کے لئے 20۔ جنوری صبح دس بجے ملتان میں گورنر پنجاب نواب صادق حسین قریشی کی کوٹھی کے وسیع لان میں بلانے کا پروگرام دے دیا۔ کس کو بلانا اور کس کو نہ بلانا اس کا فیصلہ ڈاکٹر آئی۔ ایچ۔ عثمانی (مرحوم) چیئرمین اٹامک انرجی کمیشن اور ڈاکٹر عبدالسلام (مرحوم) مشیر سائنس صدر پاکستان کو کرنا تھا۔ تھوڑے ہی دنوں میں لسٹیں ظاہر ہونے لگیں۔ سب بڑے بڑے مشہور نام سامنے آ رہے تھے ...... 20 جنوری کی صبح اپنے چمکتے ہوئے سورج کے ساتھ ولیوں اور درویشوں کے ملتان میں امید صبح بن کر طلوع ہوئی ...... پونے دس بجے تک تمام مدعوئین اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔ ٹھیک دس بجے جناب ذوالفقار علی بھٹو اور ڈاکٹر عبدالسلام اور ڈاکٹر آئی۔ ایچ عثمانی تشریف لائے۔ ان کے بیٹھتے ہی تلاوت کلام پاک کے ساتھ میٹنگ کا آغاز ہو گیا۔"

آگے چل کر سلطان بشیر الدین محمود کانفرنس کے ایک مقرر کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں: "بولنے والوں میں ایک ڈاکٹر معین الدین قاضی بھی تھے۔ آپ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں ڈین الیکٹریکل انجینئرنگ تھے۔ بڑے اچھے سپیکر تھے........ انہوں نے بتایا کہ ملکی سائنسدان اور انجینئر ہی ملک کی قسمت سنوار سکتے ہیں۔ اس لئے تعلیمی میدان میں بہت اصلاحات کی ضرورت ہے۔"

ص 5 کالم نمبر 1 میں سلطان بشیر الدین محمود بیان کرتے ہیں: "سائنسدان آئے اور اپنے اپنے خیالات کا نہایت تعمیری انداز میں اظہار کیا۔ بالآخر بھٹو نے کہا "بس۔ بس" وہ اپنی کرسی سے اٹھے اور روسٹرم پر پہنچ کر رسمی کلمات کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ "پاکستان کا مستقبل سائنس کے ساتھ منسلک ہے۔ سائنسدان ہی اس ملک کے دفاع اور معاشی مشکلات کو حل کریں گے"۔ .... 20 جنوری 1972ء کا دن تھا۔ تقریباً دن کے ساڑھے بارہ بجے ہوں گے جب مستقبل کے نیوکلیئر پاکستان کی تاریخ ملتان میں لکھی گئی......... اب ہم دنیا کی ساتویں اور اسلام کی پہلی اٹامک پاور ہیں۔ انشاء اللہ وہ دن بھی دور نہیں جب ہم اقتصادی طور پر بھی دنیا میں ایک روشن مثال ہوں گے۔"

"ہمیں صاف ستھرے جوہری بارود کی اشد ضرورت ہے تاکہ ہم ڈیم اور بندرگاہیں تعمیر کر سکیں۔ پانی اور گیس اور تیل کو ذخیرہ کرنے کے لئے زیرزمین جھیل نما تالاب بنا سکیں۔ اپنے ڈیموں اور بندرگاہوں کو گار وغیرہ سے نجات دلا سکیں۔ ہمارے ملک کو حال اور مستقبل کے لئے رفتہ رفتہ ختم ہونے والے اپنے تیل اور گیس کے وسائل کی بحالی بے حد ضروری ہے۔" اپنے مضمون کے آخری حصہ میں جناب سلطان بشیر الدین محمود نے سی۔ ٹی۔ بی۔ ٹی کا ذکر کرتے ہوئے اس معاہدہ پر دستخط کرنے کے لئے جو کم از کم چار شرائط تجویز کی ہیں ان میں سے آخری دو شرائط یہ ہیں:

"........ سپر طاقتیں مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی ریزولیشن (Resolution) (قرارداد) کے مطابق حل کرنے پر رضامندی کا اظہار کریں۔

"نیوکلیئر سپلائر گائیڈ لائن" کے مندرجات کا مکمل خاتمہ کیا جائے اور نیوکلیئر ٹیکنالوجی کا استعمال برائے امن اور پاور پلانٹس (Power Plants) جائز قرار دیا جائے۔"

(مضمون مطبوعہ "نوائے وقت سنڈے میگزین" 2-7-2000ء ص 4' 5)

سائنسدانوں کی تربیت

ڈاکٹر سعید درانی صاحب نے اس بارہ میں اپنے ایک انٹرویو میں اظہار خیال کیا جو ملک کے ایک کثیر الاشاعت ہفت روزہ "اخبار جہاں" میں شائع ہوا۔ انہوں نے کہا:

"........ پچھلے سال میں امریکن فزیکل سوسائٹی کی سو سالہ کانفرنس میں مدعو تھا۔ وہاں ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ کے بارے میں دو اجلاس ہوئے۔ ایک اجلاس میں شریک چیئرمین تھا تو اس میں بھارتی سائنس دانوں نے صاف لفظوں میں مجھ سے کہا کہ دراصل سچی بات یہ ہے کہ ہمیں یقین ہی نہیں تھا کہ پاکستان کے سائنسدان اس قابل ہیں' اتنے لائق کہ ایٹم بم بنا سکیں۔ لہذا ہمیں بے حد حیرت ہوئی جب پاکستان کے سائنس دانوں نے ایٹمی دھماکہ کر دکھایا۔ میں نے ان بھارتی سائنسدانوں سے کہا کہ ایک اعتبار سے تو آپ کی بات

صحیح ہے ہم آپ سے سائنس کی بنیاد کے اعتبار سے پچاس گنا پیچھے ہیں لیکن آپ نے پاکستان کے صرف ایک شعبہ کو نظر انداز کر دیا جو آپ سے پیچھے نہیں تھا۔ اس کا نام پاکستان اٹامک انرجی کمیشن ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ اس کمیشن کے حیرت انگیز کام کا بہت سا کریڈٹ ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی کو جاتا ہے۔...... انہوں نے ہر شعبہ میں چار سو سے چھ سو سائنس دانوں کی تربیت کی۔ وہ تھے اور ڈاکٹر عبدالسلام تھے۔ یہ دو لوگ تھے 1960ء کے عشرہ میں۔ سلام صاحب مشورہ دیتے تھے اور عثمانی صاحب اس پر عمل کراتے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو جرمنی، امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا اور کینیڈا میں تربیت دلوائی۔ میں بھی ان دنوں اٹامک انرجی سنٹر لاہور کا ڈائریکٹر تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ جنہوں نے آج پاکستان کا ایٹم بم بنانے میں حصہ لیا ہے یہ اسی دور کے تربیت یافتہ تھے جیسے ثمر مبارک مند تھے........"۔

(ہفت روزہ اخبار جہاں 24/تا 30 اپریل)

نوبیل لارئیٹ کی خدمات سے متعلق ایک پرمغز مضمون

نوبل لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام سے متعلق "پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف نیوکلیئر سائنس اینڈ ٹیکنالوجی" (PINSTECH) کے سابق چیف سائنٹسٹ اور ڈائریکٹر جنرل مسٹر این۔ اے بٹ کا ایک عمدہ مضمون انگریزی اخبار "دی نیوز" مورخہ 11۔ جنوری 1998ء میں شائع ہوا ہے۔ اس کے کچھ حصوں کا ترجمہ پیش خدمت ہے:

مضمون کے شروع میں جناب این۔ ایم۔ بٹ تحریر کرتے ہیں:

(i) گزشتہ سال (1997ء۔ ناقل) سائنسدانوں کی عالمی برادری نے اٹلی کے خوبصورت شہر 'ٹریسٹے' میں پاکستان کے واحد نوبیل لارئیٹ (طبیعات) (ڈاکٹر عبدالسلام) کی پہلی برسی منائی۔ 21۔ نومبر 1997ء کو شرکاء اجلاس نے بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعات جس کی بنیاد ڈاکٹر عبدالسلام نے 1964ء میں رکھی تھی، کا نام "عبدالسلام مرکز برائے طبیعات" رکھ کر اس عظیم سائنسدان کو خراج عقیدت پیش کیا"

(ii) وطن اور اہل وطن سے محبت

"درحقیقت یہ سائنس کلچر کا فقدان تھا جس نے انہیں وطن سے دور کیا لیکن ان کی اپنے وطن سے محبت کی عکاسی اس امر سے ہوتی ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اپنی پاکستانی شہریت کو قائم رکھا اور دوسرے ممالک کی طرف سے پیش کردہ شہریت کو بھی قبول نہیں کیا...... بیرون ملک انہوں نے شہرۂ آفاق ماہرین طبیعات سے ملاقاتیں کیں اور انہیں فی الفور متاثر کرنا شروع کیا۔ وہ اپنے ہموطنوں کی ہمیشہ مدد کرتے مثلاً دوسرے ممالک میں انہیں اعلیٰ درجہ کے کورسز میں داخلہ دلوا کر۔ سلام کے بین الاقوامی مقام اور شہرت کی وجہ سے دوسرے ممالک کی حکومتیں ان کی باتوں پر سنجیدگی سے کان دھرتی تھیں"۔

(iii) علم و تحقیق کا گہوارہ

اس مرکز میں بہت سے مفید منصوبے شروع کئے گئے۔ ایک بڑا منصوبہ چند ہفتوں کا طویل لیکچر کورس تھا جہاں ترقی یافتہ ممالک کے تقریباً ایک درجن جید سائنسدان ترقی پذیر ممالک کے ایک سو شرکاء کے سامنے مقالے پڑھتے ...... مقصد یہ کہ ایسے شرکاء سائنسدانوں کو تربیت مہیا کی جائے جو واپس جا کر اپنے تحقیقی کام کو جاری رکھیں گے تا کہ ان کے ملک ان کے تازہ حاصل کردہ علم سے مستفید ہو سکیں۔

(iv) مرکز کا وسیع فیضان

"میں نے بیس سال سے زائد عرصہ تک ان سکیموں سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اس منصوبے کو زبردست کامیابی حاصل ہوئی۔ پاکستان کے ماہرین طبیعات کی ایک بڑی تعداد نے (خاص طور پر جن کا تعلق PINSTECH قائداعظم یونیورسٹی گورنمنٹ کالج لاہور، کراچی یونیورسٹی، پنجاب یونیورسٹی اور دوسرے سائنسی اداروں سے ہے۔ اس مرکز سے استفادہ کیا ہے۔ تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق اس انٹرنیشنل مرکز کے قیام سے لے کر اب تک اسی ملکوں کے ساٹھ ہزار سے زائد سائنسدانوں نے یہاں سے فیض حاصل کیا ہے"۔

(V) گردوں وقار ہیں ہم لوگ!

"1979ء میں وہ اپنے برقی اور کمزور قوتوں کے ایک ہونے کے نظریہ کی بنا پر نوبیل انعام جیتنے میں کامیاب ہو گئے۔ سلام کا خواب یہیں ختم نہیں ہو گیا تھا۔ یقین کیا جاتا ہے کہ وہ ایک اور نوبیل انعام جیتنے کی سعی کر رہے تھے۔ پروفیسر سلام تہ دل سے سچے پاکستانی تھے۔ پاکستان کو کم از کم اپنے اس نادر سپوت کو صحیح اعزاز دینا چاہئے جس نے وطن عزیز کا نام سائنس کی عالمی تاریخ کے سنہرے ورق پر ثبت کر دیا ہے...... ترقی کی راہ پر چلنے والی قومیں اپنے ہیروز (Heroes) کی شایان شان طریقے سے تکریم کرتی ہیں۔ بغیر کسی ذاتی و سیاسی یا نسلی اختلافات کی پرواہ کئے۔ پاکستان کو ایسا بھی کرنے کی ضرورت ہے"۔

(مضمون مطبوعہ "دی نیوز" 1998-1-11 ص 27)

شاعر نے کیا خوب کیا ہے۔

نشیب پر نہیں اپنی بلندیوں کی اساس
ازل کے دن ہی سے گردوں وقار ہیں ہم لوگ

چھ ستمبر

چھ ستمبر نے جو دی قلبِ مسلماں کو جھنجھوڑ
نیند کے دشت سے احساس کا آہو نکلا
ایک مرکز پہ درخشاں ہوئی روحِ اسلام
کفر کے شر سے پھر اِک خیر کا پہلو نکلا
میرے جانباز دلیروں کی شجاعت ہے عظیم
دینِ توحید کا نور ان کے عزائم پہ نثار
شہرِ اقبال ہو۔ لاہور ہو۔ سرگودھا ہو
میرے مأمن کا تو ہر قریہ ہے شیروں کی کچھار
دب نہیں سکتی اندھیروں سے صداقت کی کرن
دن نکلتا ہے شکستِ شب یلدا کے لئے
چھ ستمبر نے پھر اک بار دیا ہے یہ ثبوت
وقف ہے نصرتِ حق ملتِ بیضا کے لئے
یہ مرا ملک ہے اور اس کی حدیں میری ہیں
بات یہ ذہن میں دشمن کے بٹھا دی میں نے
ملک و ملت کے تحفظ کی قسم ہے ثاقب
خرمنِ کفر میں اک آگ لگا دی میں نے

ثاقب زیروی

جماعت کا عارفانہ جذبہ حب الوطنی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی وطن سے محبت ہر قسم کے شک وشبہ سے بالا ہے اس لئے کہ اس کی اساس فرمان رسول اکرم ﷺ پر ہے کہ حب الوطن من الایمان یعنی وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے (الموضوعات کبیر ص 35۔ ملا علی قاری ؒ) پس پاکستان کے احمدیوں کی وطن عزیز سے محبت اور اس کے لئے گہرا جذبہ خدمت بالکل قدرتی امر ہے اور جماعت احمدیہ پاکستان اس فرض اور اس لگن سے کبھی غافل نہیں ہوئی اور پاکستان کے احمدیوں کو اپنے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے یہ الفاظ اور ان کے اندر موجود جذبہ تلقین کبھی فراموش نہیں ہو سکتے۔

"پاکستان کے لئے بھی دعائیں کرو کیونکہ سب سے

باقی صفحہ 7 پر

دہلی کی سر زمیں نے پکارا ہے ساتھیو اختر ملک کا ہاتھ بٹاتے ہوئے چلو

جنگ ستمبر کا ایک احمدی ہیرو لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

6 ستمبر 1965ء کا دن پاکستان کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے ہندوستانی افواج کو رن کچھ کے میدان میں منہ کی کھانی پڑی تھی تو اس شکست کا بدلہ لینے کے لئے اپنی افواج کو پاکستان پر ایک بڑے حملے کی تیاری کا حکم دیا چنانچہ ہندوستانی جنگی ماہر پاکستان پر حملے کی منصوبہ بندی میں مصروف ہو گئے- ہندوستان نے اس حملے میں تینوں افواج کو شامل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا- اور کئی ماہ کی خفیہ منصوبہ بندی کے نتیجہ میں ایک بڑے حملے کی تیاری مکمل کر لی- اگر حملہ کامیاب ہو جاتا تو آج برصغیر پاک و ہند کا نقشہ کچھ اور ہوتا- ہندوستان کے جنگی ماہرین نے پوری تیاری کے بعد 6 ستمبر 1965ء کو پاکستان پر حملہ کر دیا اور ہر پاکستانی مادر وطن کی حفاظت کے لئے سینہ سپر ہو گیا- پاکستان پر حملہ کی خبر سنتے ہی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ نے صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے نام درج ذیل الفاظ پر مشتمل تار دیا:-

"میں اپنی طرف سے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کو دل و جان کے ساتھ مکمل تعاون اور مدد کا یقین دلاتا ہوں- اس نازک موقع پر ہم ہر مطلوبہ قربانی بجالانے کا عہد کرتے ہیں"-

(الفضل 8 ستمبر 1965ء)

اس نازک موقع پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے احباب جماعت کو اپنے پیغام میں فرمایا:- "آپ کو علم ہے کہ ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کر دیا ہے اور پاکستان میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے- میں پاکستان کے تمام احمدیوں کو یہ ہدایت دیتا ہوں کہ وہ اپنی شاندار روایات کو قائم رکھتے ہوئے حب الوطنی کا ثبوت دیں...... دعاؤں اور قربانیوں کے ساتھ اپنے محبوب وطن کو مستحکم اور ناقابل تسخیر بنا دیں"-

(الفضل 10 ستمبر 1965ء)

پاکستان کے تمام احمدیوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے پیغام پر لبیک کہتے ہوئے پاکستان کے دفاع کی خاطر تن من دھن کی قربانی پیش کر دی جہاں جماعت احمدیہ نے پاکستان کے دفاعی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا- وہاں احمدی سرفروش مجاہدوں نے میدان جنگ میں دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلہ کیا اور دشمن کو شکست فاش کے سوا اور کچھ نہ ملا- میجر جنرل اختر حسین ملک نے چھمب اور جوڑیاں کے محاذ پر دشمن کو ناکوں چنے چبوائے- اور بریگیڈیئر عبدالعلی ملک نے چونڈہ کے تاریخی محاذ پر جہاں دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا بھر میں ٹینکوں کی سب سے بڑی لڑائی لڑی گئی- اور رن کچھ کے محاذ پر بریگیڈیر افتخار احمد جنجوعہ نے دشمن کے دانت کھٹے کر دیئے پاکستان کے ان مایہ ناز سپوتوں کی بہادری اور شجاعت سے متاثر ہو کر بہت سے اخبارات نے خراج تحسین پیش کیا ہے- ذیل میں صرف جنرل اختر حسین ملک کا ذکر کیا جاتا ہے-

ہلال جرات کا اعزاز

جنگ ستمبر کے دوران میں میجر اختر حسین ملک کی بہادری اور شجاعت کے کارناموں کے صلہ میں حکومت پاکستان نے آپ کو ہلال جرات کے اعزاز سے نوازا- اس سلسلہ میں روزنامہ نوائے وقت لکھتا ہے:-

دو سگے بھائیوں کو ہلال جرات کا اعزاز

23- ستمبر آج کمانڈر انچیف جنرل موسےٰ نے پاکستانی فوج کے اگلے مورچوں پر کسی جگہ افسروں اور جوانوں میں اعزازات تقسیم کئے- جو صدر پاکستان نے ان کی بہادری کے صلے میں دیئے ہیں اس تقریب میں سب سے دلچسپ اور روح پرور سماں وہ تھا جب دو سگے بھائیوں کو ہلال جرات کے نشان پیش کئے گئے- دونوں بھائی میجر جنرل اختر حسین ملک اور بریگیڈیئر ملک عبدالعلی ہیں جنہیں موجودہ جنگ میں کارہائے نمایاں دکھانے پر ہلال جرات کا اعزاز بخشا گیا ہے- ایک پیادہ ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل اختر حسین ملک کو کشمیر میں جنگ بندی لائن کے پار بھارت کی مسلسل جارحانہ کارروائیوں کا منہ توڑ جواب دینے کی غرض سے دشمن پر حملہ کرنے پر مامور کیا گیا تھا- چھمب میں بھارت نے بڑے مضبوط مورچے بنا رکھے تھے اور یہاں فوج کی بھاری جمعیت تعینات تھی- میجر جنرل اختر حسین ملک نے ان مورچوں پر حملہ کر دیا اور بھارتی فوج کو نیست و نابود کرنے میں کامیاب ہو گئے- حالانکہ اس مہم کے لئے ان کی فوج کی تعداد عام حالات میں بھی ناکافی سمجھی جاتی تھی- بھارتی فوج پر یہ کاری ضرب لگانے کا سہرا میجر جنرل اختر حسین ملک کے سر ہے- جنہوں نے انتہائی جرات سے حملہ کا منصوبہ بنایا اور غیر معمولی قائدانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا- اس دلیرانہ کارنامے اور نمایاں ذاتی شجاعت پر انہیں ہلال جرات کا اعزاز دیا گیا-

(روزنامہ نوائے وقت 24 ستمبر 1965ء)

عزم بہادری اور لگن کا نشان

میجر جنرل اختر حسین ملک مرحوم کے کارنامہ جہاد کی تفصیل ملک کے مشہور صحافی ایس اے ملک (جو 1965ء میں روزنامہ جنگ کی طرف سے آزاد کشمیر میں صحافتی فرائض انجام دیئے تھے لکھتے ہیں

"صورت حال ایک نیا رخ اختیار کر رہی تھی کہ ایک روز آل انڈیا ریڈیو نے خبر دی کہ بھارت کی پارلیمنٹ میں بھارت کے وزیر دفاع چارن نے ابھی ابھی اعلان کیا ہے کہ بھارت کی افواج نے آزاد کشمیر کی طرف پیش قدمی شروع کر دی ہے اور تین چوکیوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں یہ چھمب جوڑیاں کے تاریخی معرکے کی ابتداء تھی- اس معرکے کے ہیرو مرحوم اختر حسین ملک تھے جن کی نگرانی میں آزاد کشمیر اور پاکستان کی افواج نے بھارتی فوج کے دانت کھٹے کر دیئے راقم کی ملاقات جنرل اختر ملک کے ساتھ مری میں ہوئی تھی مرحوم بڑے سمجھدار مدبر معاملہ فہم افسر تھے- لیکن حالات اور دوسرے امور پر جب بھی ان سے بات چیت کا موقع ملا یہ محسوس ہوا کہ ان کی سوچ کا انداز مدبرانہ تھا- جو لوگ مرحوم کو جانتے ہیں ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ مرحوم جہاں اپنی فنی صلاحیتوں کو منوانے کی صلاحیت رکھتے تھے وہاں وہ دوسرے معاملات میں بھی بڑے عقل مند واقع ہوئے تھے- وہ ہر بات کو فوراً ہی سمجھ جاتے تھے اتفاق سے راقم ان دنوں آزاد کشمیر میں صحافتی فرائض انجام دے رہا تھا- ان دنوں میجر جنرل اختر حسین ملک سے میر پور میں بھی ملاقات ہوئی ان کے عزم بہادری لگن اور اپنے پیشہ سے محبت ایثار کی یاد آتی ہے تو دل بے اختیار تڑپ جاتا ہے بہرحال وہ اپنے مشن کیطرف جا رہے تھے ان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی- انہوں نے اپنے ملنے والوں سے صرف اتنا کہا کہ دعا کریں کہ خدا مجھے پاکستان کی خدمت کرنے کا موقعہ دے میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے ثابت قدم رہنے کی توفیق دے اگر میری قسمت میں شہادت لکھی ہے تو میرے جیسا خوش قسمت انسان کون ہو گا- راقم کی طرف مرحوم نے اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ میرا صحافی دوست ہے:

اختر حسین ملک اپنے مشن پر روانہ ہوئے چھمب اور جوڑیاں میں اتنے زور کا معرکہ ہوا کہ بھارت کی فوج کو اس طرح دبوچا گیا کہ بھارتی حکومت بوکھلا گئی- میجر جنرل اختر حسین ملک بھارت کے لئے ہوّا بن کر ابھرے ایک طرف بھارت کی قریباً سات ڈویژن فوج تھی اور دوسری طرف اختر ملک کی قیادت میں لڑنے والے چند ہزار سرفروش- ان سرفروشوں کی پیش قدمی سے گھبرا کر بھارت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے بھارتی فضائیہ کے اس وقت کے سربراہ ایر مارشل ارجن سنگھ کو حکم دیا کہ کسی بھی حالت میں اختر حسین ملک کو نہ چھوڑا جائے- بھارت کے طیارے اختر حسین ملک کی تلاش میں آزاد کشمیر کی سرحدوں پر منڈلانے لگے تھے- اختر حسین ملک کا چرچا پاکستان اور آزاد کشمیر ہی میں نہیں بلکہ بھارت میں بھی تھا- انہوں نے جن پیشہ وارانہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا تھا- اس پر ان کو خوب کھل کر داد دی جا رہی تھی- بھارت کی سول اور فوجی قیادت ان سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاہتی تھی- لیکن قدرت کے کھیل نرالے ہوتے ہیں اور زندگی اور موت اور عزت و ذات کے معاملے میں کسی انسان کا بس نہیں چلتا-

بھارت کو اختر حسین ملک کے خلاف اپنی کوششوں میں منہ کی کھانی پڑی- کوئی بھی ان کا کچھ نہ بگاڑ سکا جب چھمب اور جوڑیاں میں لڑائی زوروں پر تھی تو ایک وقت ایسا بھی آیا جب یہ محسوس ہو رہا تھا کہ شاید ہم تھوڑی سی مدت میں کہاں سے کہاں پہنچنے والے ہیں پاکستان کے عوام اس جنگ کو کبھی فراموش نہیں کریں گے عوام کے حوصلے بلند تھے اور ملک میں اعتماد کی فضا پائی جاتی تھی-

چھمب جوڑیاں کے اس فاتح کے ساتھ بعد میں جو کچھ ہوا اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں وہ سب کے سامنے ہے بہرحال ان کو ستمبر 1965ء کے شروع میں جو مشن سونپا گیا تھا اس میں وہ کامیاب اور سرخرو ہوئے جنگ کے بعد ان کی خدمات سنٹو کے سپرد کر دی گئیں اور وہ اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے ترکی چلے گئے-

(روزنامہ جنگ لاہور 16 فروری 1983ء)

المیہ

ایس اے ملک نے جس المیے کا ذکر کیا ہے وہ یہ ہے کہ میجر جنرل اختر حسین ملک فاتح چھمب جوڑیاں

سے عین میدان جہاد میں کمان لے کر جنرل یحییٰ خان کے سپرد کر دی گئی جس سے میدان جنگ کا پورا نقشہ پلٹ گیا۔ جس کا خمیازہ پاکستان آج تک بھگت رہا ہے اس المیہ کو جناب پروفیسر خان زمان بیان کرتے ہیں:۔

جب پاک اور آزاد افواج جنرل اختر حسین کی کمان میں فتح چھمب کے بعد جوڑیاں کی طرف فاتحانہ پیش قدمی کر رہی تھی تو جنرل ملک کو منظر سے ہٹا دیا گیا۔ تاریخ کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ دوران جنگ کمان تبدیل کرنے سے فوج کے مورال پر کیا اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ فتح چھمب کے بعد بھارتی فوج افراتفری کا شکار ہوگئی اور ان کے حوصلے پست ہو چکے تھے اور غیر مسلم آبادی ہزاروں کی تعداد میں جموں کی طرف بھاگنے کے لئے بڑی شاہراہوں پر اکٹھی ہو چکی تھی جنرل اختر حسین ملک کے بجائے کمان جنرل یحییٰ خان کے حوالے کی گئی۔ انہوں نے دو قیمتی دن عیش و عشرت میں ضائع کر دیئے جس کے دوران بھارتی افواج کو دفاعی پوزیشن مضبوط کرنے کا موقع مل گیا حالانکہ فتح چھمب کے بعد جموں کو جانے والی سڑک کا کوئی دفاع نہ تھا۔ اس ضمن میں یہ بتانا بھی بے جا نہ ہو گا کہ قصبہ اکھنور جس پر قبضہ کرنے کے لئے چھمب جوڑیاں میں کارروائی کی گئی تھی دشمن کی پسپائی کے دوران کئی دنوں تک بغیر دفاع کے خالی پڑا رہا جس پر بھارتی فوج کے کمانڈروں نے حیرانی کا اظہار کیا تھا۔ اس بات کے شواہد ایک بھارتی فوجی کمانڈر کے ذریعے منظر عام پر آئے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 12 اپریل 1983ء)

اگر کمان اختر ملک کے پاس رہتی تو......!

ستمبر 1965ء کی جنگ کشمیر میں میجر جنرل اختر حسین ملک کو منظر عام سے ہٹائے جانے کے بارے میں ہفت نامہ ''الفتح'' کراچی کے کالم احوال واقعی سے ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

''1965ء کی جنگ میں یحییٰ خان نے فوجی نوعیت کی سنگین غلطی کی چھمب سیکٹر میں یحییٰ خان کا ڈویژن متعین تھا۔ جنگ شروع ہوتے ہی اس ڈویژن کی کمان جنرل اختر حسین ملک کو سونپی گئی انہوں نے انتہائی دانشمندی۔ اعلیٰ ماہرانہ صلاحیتوں اور بہادری سے کام لیتے ہوئے دشمن کے چھکے چھڑا دیئے اور مقبوضہ کشمیر کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔

اس پر یحییٰ خان نے ایوب سے کہا'' میں خود اپنے ڈویژن کی کمان کروں گا۔ اختر ملک کو یہاں سے ہٹایا جائے'' ایوب خان نے یحییٰ خان کا مطالبہ تسلیم کر لیا۔ اور کمان یحییٰ خان کے سپرد کر دی گئی اس کے بعد اس سیکٹر میں پاکستانی فوج کی پیش قدمی رک گئی۔ فوجی ماہرین کا کہنا ہے اگر کمان اختر ملک کے پاس رہتی تو کشمیر فتح ہو گیا تھا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ یحییٰ خان نے ایوب خان سے جنرل اختر ملک کو ہٹانے کے ساتھ ساتھ اپنے ڈویژن کے ایک بریگیڈیئر کو ہدایت کر دی تھی کہ وہ جنرل اختر ملک کا حکم نہ مانے ایسا ہی ہوا۔ کہ بریگیڈیئر نے جنرل اختر ملک کے حکم کی تعمیل سے انکار کر دیا۔

ان تمام واقعات کے بارہ میں جنرل اختر ملک نے ایک تفصیلی رپورٹ داخل کی تھی۔ جسے ختم کر دیا گیا اور جنرل اختر ملک کو ملک سے باہر بھیج دیا گیا۔ جہاں وہ ایک حادثہ میں فوت ہو گئے۔

(''الفتح'' کراچی نمبر 3-20 فروری 76ء ص 8)

کیا یہ حقیقت ہے؟

ستمبر 1965ء کی جنگ میں چھمب جوڑیاں کے محاذ سے جنگ کے نازک ترین لمحات میں جنرل اختر ملک سے کمان لے کر جنرل یحییٰ خان کے حوالے کرنے کے سلسلے میں معروف جنگی وقائع نگار میجر معین باری اپنے مضمون ''65 کی جنگ چند حقیقتیں چند یادیں'' میں کرنل غفار مہدی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

کرنل مہدی لکھتے ہیں۔ ''4 ستمبر 65 کو کمانڈر انچیف موسیٰ ہیلی کاپٹر کے ذریعہ چھمب آئے اور یحییٰ خان سے گفتو شنید اور راز و نیاز کی کانفرنس کے بعد نکلے تو بریگیڈیر چودھری سے جو یحییٰ خان کے توپ خانہ کے انچارج تھے کہنے لگے'' اکھنور پر قبضہ کرنے کا کیا فائدہ''

۔ پھر جب یحییٰ خان کمانڈر انچیف کی حیثیت سے کوئٹہ سٹاف کالج گئے تو بریگیڈیر چوہدری نے پوچھا کہ'' آپ نے اکھنور کیوں نہ فتح کیا'' تو یحییٰ خان نے جواب دیا

''تم جانتے ہو کہ مجھے حکم دیا گیا تھا کہ اکھنور پر قبضہ نہ کرو'' ہو سکتا ہے جنرل یحییٰ خان نے سچ کہا ہو۔ کیونکہ کمانڈر انچیف جنرل موسیٰ نے اکھنور پہنچ کر ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا تھا۔ عین ممکن ہے کہ امریکن سفیر نے فیلڈ مارشل ایوب خان کو یہ یقین دہانی کروا دی ہو کہ اگر پاک فوج اکھنور پر حملہ نہ کرے تو بھارت پاکستان پر حملہ آور نہ ہو گا۔ یہ بھارتی چال تھی جو اس نے امریکہ کو ساتھ ملا کر چلی ہو گی۔''

(روزنامہ جنگ لاہور 21 جولائی 1984ء ص 3)

جب پاکستانی افواج میجر جنرل اختر حسین ملک کی کمان میں چھمب جوڑیاں کے محاذ پر پیش قدمی کرتے ہوئے چھمب اور جوڑیاں کو فتح کر چکی تھی اور ان کا اگلا نشانہ اکھنور کا قبضہ تھا۔ جو جنگی اعتبار سے بے حد اہمیت کا حامل تھا۔ اکھنور کو مقبوضہ کشمیر میں ایک کلیدی حیثیت حاصل ہے اکھنور سے جموں کو سڑک جاتی ہے اور اکھنور ہی مشرقی پنجاب کو کشمیر سے ملاتا ہے۔ جب پاکستانی افواج دریائے توی عبور کر رہی تھیں اور اکھنور پر قبضے کا پروگرام بنایا جا چکا تھا اس وقت حالت یہ تھی ہندوستانی افواج میں مقابلہ کی سکت نہیں رہی تھی۔ وہ اس قدر بوکھلا گئی تھیں اور اس افراتفری میں پسپا ہوئیں کہ اکھنور میں اپنے اسلحہ کے ذخائر اور سینئر افسر جنگی منصوبے کے نقشے تک بھول گئے اور اکھنور شہر دو دن تک بغیر کسی دفاع کے خالی پڑا رہا۔ اس نازک ترین موقعہ پر اختر حسین ملک سے محاذ جنگ کی کمان لے کر جنرل یحییٰ خان کے حوالے کر دی گئی۔ اس سلسلہ میں میجر معین باری اپنے مضمون'' 65 کی جنگ۔ چند حقیقتیں چند یادیں'' میں لکھتے ہیں۔

جب اپنی افواج جنرل اختر ملک کے زیر کمان اکھنور کی طرف کامیابی سے پیش قدمی کر رہی تھیں اس وقت جنرل یحییٰ خان کو جو اپنی ڈویژن کے ساتھ لاہور فرنٹ پر تعینات تھے جنرل اختر ملک کی جگہ پہنچنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہو سکتا ہے فیلڈ مارشل اکھنور کی فتح کا سہرا اپنے دوست جنرل یحییٰ خان کے سر باندھنا چاہتے ہوں۔ لیکن اس فاش عسکری غلطی سے ایک طرف تو اس فوج کی طاقت کم ہو گئی جس نے کھیم کرن کے راستے امرتسر کی طرف بڑھنا تھا اور جسے پیدل فوج کی اشد ضرورت تھی اور جنرل یحییٰ خان نے ایک دوسرے کی پلان سمجھنے اور فوجی دستے آگے پیچھے کرنے میں 48 گھنٹے ضائع کر دیئے اور اس کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بھارتی فوج نے اکھنور کی دفاعی صفیں مضبوط بنا لیں سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس وقت جنرل موسیٰ نے فیلڈ مارشل کو ایسا کرنے سے کیوں نہ روکا''

(روزنامہ جنگ لاہور 21 جولائی 84ء ص 3)

اختر ملک کی بہادری اور الوالعزمی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے جناب آر۔ آر۔ ظفر اپنی کتاب ''ڈائری آف دی وار'' اردو ایڈیشن میں لکھتے ہیں۔

''میجر جنرل اختر حسین پاک فوج کے اولوالعزم اور قابل تعظیم آف دی انفنٹری ڈویژن کے جنرل آفیسر کمانڈنگ کی حیثیت سے ان کو بھمبر کے علاقے میں بھارتی جارحیت کے خلاف کارروائی کرنے کے فرائض سونپے گئے تھے۔ چھمب سیکٹر میں بھارتی افواج نہ صرف تعداد اور اسلحہ میں زائد تھی۔ بلکہ وہ پورے طور پر کیل کانٹے سے لیس اور مضبوط ٹھکانوں پر قابض تھی میجر جنرل اختر حسین ملک نے ناکافی فوج اور انتہائی مشکل حالات کے باوجود بھارتی فوج کا بری طرح قلع قمع کر دیا اور پورے علاقے کو بھارتی فوج کے ناپاک وجود سے صاف کر کے دو سو مربع میل رقبے پر پاکستانی پرچم لہرایا۔ میجر جنرل اختر حسین کی ذہانت اعلیٰ منصوبہ بندی پر عزم اور ولولہ انگیز قیادت نے بھمبر چھمب اور جوڑیاں کے علاقے میں بھارتی فوج کو عبرت ناک شکست سے دوچار کیا۔ صدر مملکت نے میجر جنرل اختر حسین کو ان کے اس عظیم کارنامے پر ہلال جرات کا اعزاز دیا۔ تقسیم اعزازات کا شرف پاک فوج کے عظیم کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے حاصل کیا اور فرمایا کہ :۔'' مجھے آپ جیسے مجاہدوں کے درمیان موجود ہونے پر فخر محسوس ہوتا ہے جنہوں نے ایک ایسے مکار دشمن کے حملے کا دندان شکن جواب دیا جس نے بغیر اعلان جنگ کے رات کے اندھیرے میں اپنی قوت سے مذموم حملہ کیا تھا۔ ذلیل دشمن کو امید تھی کہ وہ آپ کے ایک جانباز کے مقابلے پر چار افراد لا کر آپ کو شکست دے سکے گا۔ لیکن آپ نے اس کی تمام غلط فہمی دور کر دی ہے اور ایسی عبرتناک شکست دی ہے جو رہتی دنیا تک اسے یاد رہے گی آپ نے اس پر واضح کر دیا کہ محض جارحیت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا .... میں آپ کی ہمت استقلال بے جگری اور بہادرانہ عظمت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے مقدس اور محبوب وطن کی سلامتی اور حفاظت کے لئے والہانہ جنگ کی......... میں ان جانبازوں کو خاص طور پر مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہیں ان کی بہادری اور عظیم کارناموں پر اعزاز ملے ہیں۔ پوری قوم کو ان پر فخر ہے......... جانبازو! تاریخ تمہارے عظیم کارناموں کو ہمیشہ محفوظ رکھے گی یہ کارنامے سنہری حروف سے پاکستان کی تاریخ میں لکھے جائیں گے۔

(ڈائری آف دی وار اردو ایڈیشن ص 283-284)

چھمب سیکٹر پر لڑنے والی پاکستانی فوج کی بہادری اور جرات کو جناب کلیم بشیر صاحب ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہیں:۔

''چھمب کے اہم اور مضبوط فوجی مقام سے بھارتی فوجوں کی پسپائی کے بعد پاک آزاد فوج نے دریائے توی عبور کر کے آگے بڑھنا شروع کیا بھارتی فضائی فوج نے کئی بار پاکستانی علاقے پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن پاکستان کی فضائیہ نے اس کی ایک نہ چلنے دی اور دریائے توی کو عبور کر کے پاک آزاد افواج پانچ میل آگے بڑھ گئیں یہ چار ستمبر کا تاریخی دن ہے دریائے توی عبور کرنے کے 24 گھنٹے کے اندر اندر بھارت کے سب سے اہم فوجی مرکز اور دفاعی حصار جوڑیاں پر حملہ کیا گیا۔ پاکستانی جانباز بجلی کی سی تیزی کے ساتھ دشمن پر ٹوٹ پڑے اسے سنبھلنے کا کوئی موقع دیئے بغیر زبردست جانی نقصان پہنچا کر جوڑیاں پر قبضہ کر لیا اور بے شمار بھارتی قیدی بنا لئے گئے۔ جوڑیاں میں بھارت کی زبردست قلعہ بند فوجوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا اور وہ اپنے ٹینک اور بکتر بند دستے میدان میں لے آئی۔ لیکن وہ پاکستانی جانبازوں کے سامنے نہ ٹھہر سکی ان کے اوسان خطا ہو گئے زبردست ہزیمت اٹھا کر بھارتی فوج پسپا ہو گئی۔ اور اس طرح یہ اہم دفاعی قلعہ بھارتی سامراجیوں کے ہاتھوں سے نکل گیا۔

جوڑیاں پر قبضہ کرنے کے بعد آزاد کشمیر اور پاکستان کی فوج دریائے چناب کے کنارے اکھنور کے دروازے پر پہنچ گئی۔ یہاں سے جموں بارہ میل دور مشرق میں واقع ہے اس طرح پاکستان کی فوجیں 5 ستمبر کو جنگ بندی لائن سے 18 میل اندر تھیں اور خاصے علاقے کو آزاد کرا چکی تھیں۔

'' تاریخ پاک بھارت جنگ حق و باطل کی معرکہ آرائی کی داستان'' مرتبہ کلیم نشتر پاک افواج اکھنور کے دروازے پر پہنچ کر کیوں رک گئیں تھیں اس کی تفصیل آپ جناب پروفیسر خان مرزا اور ہفت روزہ ''الفتح'' کے بیانات میں پڑھ چکے ہیں۔

مجلس علماء پاکستان کے داعی ''الحاج مولانا عرفان رشدی نے معرکہ حق و باطل 6 ستمبر 1965ء غزوہ الہند'' کے نام سے ایک کتاب شائع فرمائی ہے جس میں میجر جنرل اختر ملک کے عنوان سے لکھا ہے میجر جنرل اختر ملک 8 ستمبر 1965ء

جوش و قوت کا تھا اک سیل رواں اختر ملک
چھمب کا فاتح وطن کا پاسباں اختر ملک
بھارتی یلغار سے وہ برسر پیکار تھا
عزم و استقلال کا گویا وہ اک شہکار تھا
بر سر میداں رہی زیر کماں بری سپاہ
ہر قدم ہے اس کی پامردی شجاعت کا گواہ

(ص 76)

باقی صفحہ 7 پر

میجر جنرل نذیر احمد ملک

پاکستان کی گولڈن جوبلی کے موقع پر 1997ء میں خواجہ بابر سلیم محمود کی ایک کتاب "تحریک پاکستان میں ضلع چکوال کا کردار" کے نام سے شائع ہوئی اس میں انہوں نے میجر جنرل نذیر احمد ملک کا ذکر درج کیا ہے اور ساتھ ہی قائداعظم کے ساتھ ان کی تصویر بھی شائع کی ہے۔

ضلع چکوال کی مردم خیز وادی کہون نے ملک عزیز پاکستان کو نامور اور نڈر سپوت دیئے جنہوں نے وطن کی خاطر اپنا تن من دھن نثار کر دیا۔ مگر اس کی آن پر آنچ تک نہ آنے دی۔ ان میں علاقہ کہون اور جھنگڑ کے پہلے میجر جنرل نذیر احمد ملک کا نام سب سے نمایاں ہے۔ ان کا تعلق موضع دوالمیال تحصیل چوآسیدن شاہ سے ہے۔ والد محترم کا نام صوبیدار فتح محمد تھا۔ جنرل نذیر ملک نے گورنمنٹ مشن ہائی سکول وزیر آباد سے میٹرک کیا۔ جب 1922ء میں دوالمیال میں توپ نصب کی گئی تو کمانڈر انچیف انڈیا سر برڈووڈ اس تقریب میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر دوالمیال کے تمام سردار صاحبان بھی موجود تھے۔ کمانڈر انچیف نے سب سردار صاحبان سے فرداً فرداً ہاتھ ملایا اور پوچھا کہ آپ لوگوں کو بقایاجات مل گئے ہیں یا کسی کی کوئی کمی رہ گئی ہے جب کمانڈر انچیف جنرل نذیر احمد صاحب کے والد سے ہاتھ ملا چکا تو ان سے بھی ایسا ہی سوال کیا۔ جس پر انہوں نے کہا میرا لڑکا میٹرک پاس ہے اس کے لئے نوکری کی ضرورت ہے۔ ساتھ ہی جنرل نذیر بھی کھڑے تھے۔ کمانڈر انچیف نے ان سے انگلش میں کچھ سوالات پوچھے۔ جن کے جوابات آپ نے بے دھڑک اور درست دیئے۔ جواب پا کر کمانڈر انچیف نے کہا میں آپ کو جمعدار بھرتی کرتا ہوں۔ آپ جھانسی جا کر رپورٹ کریں۔ آپ جھانسی سکول میں ٹریننگ لے کر فوج میں شامل ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد آپ فوج میں کنگ کمیشن کے لئے منتخب ہو کر انگلینڈ سینڈہرسٹ ملٹری اکیڈمی میں شامل ہو گئے۔ وہاں 1928ء میں ٹریننگ مکمل کی اور واپس آ کر فرنٹیئر فورس میں شامل ہو کر دو سال تک گورا رجمنٹ میں شامل رہے۔ قیام پاکستان کے وقت اگست 1947ء میں ان کا بریگیڈ جہلم تھا آپ کو مشرقی پنجاب سے مہاجرین نکالنے کے لئے لاہور پوسٹ کر دیا گیا۔ یکم جنوری 1948ء کو ان کو بریگیڈیئر سے ترقی دے کر میجر جنرل بنا کر 9 ڈو کمانڈر پشاور مقرر کیا گیا۔ وہاں ان کو بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ، لیاقت علی خان، خان عبدالقیوم خان جیسے رہنماؤں کی قربت حاصل ہوئی۔ (ان لیڈروں کے ساتھ تصاویر کتب ہذا کی زینت ہیں) ۔ جب 14 اپریل 1948ء قائداعظمؒ پشاور میں افسران حکومت سے خطاب کرنے آئے تو وہاں جنرل نذیر احمد ملک نے آپ کو سلامی دی۔ مصافحہ کیا اور قائداعظمؒ نے آپ کو اپنے ساتھ سٹیج پر کھڑا رہنے کو کہا۔ بعد ازاں صوبہ سرحد کے مختلف دوروں میں بھی آپ قائداعظمؒ کے ساتھ رہے۔ قائداعظمؒ کے علاوہ آپ وزیر اعظم لیاقت علی خان، فاطمہ جناح اور صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ اور مسلم لیگ کے صوبائی صدر خان عبدالقیوم خان کے ساتھ بھی تمام دوروں میں موجود رہے۔ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد صدر پاکستان جنرل ایوب خان اور گورنر پنجاب ملک امیر محمد خان نے آپ کو لاہور کارپوریشن کا چیئرمین تعینات کیا۔ آپ کے دو بیٹے ملک طاہر احمد، ملک ظفر احمد ایم بی اے اور دو بیٹیاں ہیں۔ 1964ء میں لاہور ہی میں آپ کو دل کا دورہ پڑا اور انتقال کر گئے۔ آپ کی قبر ربوہ میں ہے۔

یاد کرتا ہے زمانہ ان ہی انسانوں کو
روک لیتے ہیں جو بڑھتے ہوئے طوفانوں کو

(تحریک پاکستان میں ضلع چکوال کا کردار۔ مرتبہ خواجہ بابر سلیم محمود۔ دھن کہون پبلی کیشنز چکوال۔ طبع اول 1997ء)

بقیہ صفحہ 6

شورش کاشمیری کا خراج تحسین

مدیر چٹان شورش کاشمیری نے میجر جنرل اختر ملک کے لئے اپنے رسالہ میں الجہاد الجہاد کے نام سے رزمیہ اشعار شائع کئے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

ہر اک محاذ جنگ پہ ان کو پچھاڑ دو
ہندوستان کی فوج کا حلیہ بگاڑ دو
واہگہ کی سر زمین سے حریفوں کی ٹولیاں
اختر ملک کی زیر قیادت چھتاڑ دو

ایک دوسری نظم سے بھی چند اشعار درج ذیل ہیں۔

میدان کارزار پہ چھاتے ہوئے چلو
جوش وغا کا نقش بٹھاتے ہوئے چلو
دہلی کی سر زمین نے پکارا ہے ساتھیو
اختر ملک کا ہاتھ بٹاتے ہوئے چلو
بے روک بے دریغ قضا کے لباس میں
طوفان برق و باد اٹھاتے ہوئے چلو
گنگا کی وادیوں کو بتا دو کہ ہم ہیں کون
جمنا پہ ذوالفقار چلاتے ہوئے چلو
اس کے سوا جہاد کے معنی ہیں اور کیا
اسلام کا وقار بڑھاتے ہوئے چلو

(ہفت روزہ چٹان 13 ستمبر 1965ء ص 4)

پاکستان کا نامور جنرل اور فن حرب کی تاریخ میں مقام حاصل کرنے والا جنرل اختر حسین ملک 22 اگست کو انقرہ میں کار کے حادثے میں وفات پا گئے لیفٹیننٹ جنرل اختر ملک کی المناک وفات پر صدر پاکستان اور افواج پاکستان کے کمانڈر انچیف آغا محمد یحییٰ نے اظہار تعزیت کے لئے درج ذیل بیان جاری کیا۔

صدر پاکستان نے اپنے تعزیتی پیغام میں کہا کہ مجھے لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک اور ان کی اہلیہ کی ناگہانی وفات سے سخت صدمہ پہنچا ہے جنرل کی وفات سے پاکستانی افواج کو ایک ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا ہے میں مرحوم کے لئے دعا گو ہوں کہ رب کریم انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(امروز 23 اگست 1969ء)

اخبار امروز اپنے کالم پس منظر میں تفصیلی سوانح دیتے ہوئے لکھتا ہے۔

"1965ء میں کشمیر میں خطرناک جنگ کے پار بھارت کی مسلسل جارحانہ کارروائیوں کے جواب میں لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک کو (جو اس وقت میجر جنرل کے عہدے پر فائز تھے اور ایک پیدل ڈویژن کے آفیسر کمانڈنگ تھے) چھمب کے علاقہ میں حملہ کرنے کا فرض سونپا گیا چھمب میں بھارتی مورچے غیر معمولی مضبوط تھے اور وہاں ایک طاقتور فوج متعین تھی جنرل اختر حسین ملک نے ان مورچوں پر حملہ کیا اور بھارتی گیریژن کو اس حقیقت کے باوجود کہ ان کے پاس جو فوج تھی وہ عملاً ایسی کارروائی کے لئے ناکافی سمجھی جاتی ہے بالکل نیست و نابود کر دیا بھارتی قلعہ بندیوں کو تباہ کن ضربیں لگانے اور انہیں برباد کرنے کی کارروائی جنرل آفیسر کمانڈنگ کے بہادرانہ منصوبے بنانے اور کارروائی میں غیر معمولی قیادت کی رہین منت تھی اس مشکل کام کو دلیرانہ طور پر اور ذاتی جرات کے ساتھ انجام دیا انہیں اس پر بہادری کا اعزاز ہلال جرات دیا گیا اس سے پہلے انہیں ستارہ قائداعظم کے اعزاز سے نوازا گیا تھا جنگ کے خاتمہ کے بعد انہیں سٹاف کالج کوئٹہ میں بحیثیت کمانڈنگ آفیسر متعین کیا گیا بعد ازاں انہیں ادارہ میثاق وسطی (سنٹو) کے ہیڈ کوارٹر انقرہ میں پاکستان کا نمائندہ بنا کر بھیجا گیا۔

(امروز 23 اگست 1969ء ص 3)

مادر وطن کا عظیم سپوت

روزنامہ مشرق لاہور نے جنرل اختر ملک کی وفات پر یہ اداریہ رقم کیا:

جنرل اختر حسین ملک کی وفات پر پورے ملک میں گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ موت کے ظالم ہاتھوں نے مادر وطن کا ایک عظیم سپوت چھین لیا ہے لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک نے .... محاذ پر جو قابل تحسین کارنامہ انجام دیا ہے وہ ملت کی تاریخ شجاعت و سرفروشی کا ایک درخشندہ باب ہے ان کی کمان میں پاکستان کے شیر دل فوجیوں نے اپنے سے تین گنا زیادہ طاقتور دشمن کو شرمناک شکست دی اور اس کا تمام غرور خاک میں ملا دیا بھارت کا یہ منصوبہ دیوانے کا خواب بن کر رہ گیا .... لیفٹیننٹ جنرل اختر ملک آج ہمارے درمیان نہیں ہیں لیکن انہوں نے سر زمین وطن کی حفاظت کے لئے جو عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہے گا وہ ان عالی مرتبت مجاہدوں میں سے ہیں جن پر ان کی قوم کو فخر ہے اور جن کے کارناموں کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

(روزنامہ مشرق لاہور 23 اگست 1969ء ص 3)

بقیہ صفحہ 4

زیادہ محبت ہمیں پاکستان سے صرف اس لئے نہیں کہ وہ ہمارا یعنی پاکستان سے آنے والوں کا وطن ہے بلکہ .... ساری دنیا میں یہ ایک ہی ملک ہے جو کلمے کے نام پر وجود میں آیا تھا۔ ...... پس چونکہ آغاز کے طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خدا کے نام پر یہ ملک جیتا گیا تھا اس لئے ہماری محبت بہرحال قائم رہے گی .... پس اے پاکستان کے عظیم وطن! خدا کی قسم ہمیں تجھ سے پیار ہے .... اور وہ سارے احمدی بھی جن تک تیری سرزمین میں پیدا ہونے والوں نے پیغام حق پہنچایا تھا وہ بھی تیرے ممنون ہیں اور ہمیشہ ممنون احسان رہیں گے اس لئے وہ بھی تیرے لئے دعا کرتے رہیں گے۔"

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ انگلستان 27۔ جولائی 1986ء)

جناب ثاقب زیروی کا یہ شعر کتنا حقیقت افروز ہے

نہ بجھا سکیں انہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے تھے
کبھی لو ذرا سی جو کم ہوئی تو لہو سے ہم نے ابھار دی

معروف صحافی جناب شریف فاروق اپنی کتاب "پاکستان میدان جنگ میں" میں رقمطراز ہیں:۔

"کشمیر میں جنگ بندی لائن پر جب بھارتی فوج کی جارحانہ سرگرمیاں بہت بڑھ گئیں تو میجر جنرل اختر حسین ملک (ستارہ قائداعظم) کو جو ایک پیدل فوج کے جنرل افسر کمانڈنگ ہیں۔ کشمیر کے علاقہ میں حملہ کی کمان سونپی گئی۔ چھمب کے علاقہ میں بھارتی فوج کی مورچہ بندیاں بڑی مستحکم تھیں اور ان کا گیریزن بھی بڑا مضبوط تھا۔ میجر جنرل اختر حسین ملک نے نہ صرف بھارت کے اس مورچہ پر حملہ کیا بلکہ اس کے گیریزن کو بھی مکمل طور پر تباہ کر دیا حالانکہ اس کے پاس جو فوج تھی عام حالات میں اس کے لئے اتنا بڑا کام انجام دینا بہت مشکل سمجھا جاتا ہے۔"

(کتاب "پاکستان میدان جنگ میں" صفحہ 244)

دست، پیچش، مروڑ، گیس کی بہترین دوا
اسہال۔ پیچش GHP-324/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ:5- ستمبر-گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 24 زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

☆ جمعرات 6 ستمبر غروب آفتاب :6-29
☆ جمعہ 7 ستمبر طلوع فجر :4-22
☆ جمعہ 7 ستمبر طلوع آفتاب :5.45

امریکی پابندیوں کی مخالفت کریں گے چین

چین نے اعلان کیا ہے کہ ہر ملک پر امریکی پابندیوں کی مخالفت کریں گے-چینی وزارت خارجہ کے ترجمان ژو بنگ ژاؤ نے اس امریکی الزام کو بے بنیاد قرار دیا کہ چین کا سرکاری ادارہ پاکستان کو ٹیکنالوجی فراہم کر رہا ہے-

اقوام متحدہ کے مبصرین کی حفاظت

وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ افغان سرحدوں کی مانیٹرنگ کے لئے آنے والے اقوام متحدہ کے مبصرین کے تحفظ کو یقینی بنائیں گے اور اس سلسلے میں اپنی عالمی ذمہ داریاں پوری کریں گے-

امریکہ نے تنگ نظری کا مظاہرہ کیا

وزیر خارجہ عبدالستار نے مزید کہا ہے بھارت وسیع پیمانے پر میزائلوں کی تیاری میں مصروف ہے-مہلک ہتھیاروں کے انبار لگا رہا ہے-امریکہ اس طرف کیوں توجہ نہیں دیتا-امریکہ نے تنگ نظری کا مظاہرہ کیا ہے-

ناظمین کا ماہانہ اعزازیہ اور مراعات

ضلعی ناظمین اور تحصیل ناظمین کو ماہانہ اعزازیہ اور مراعات و الاؤنس دینے کا فیصلہ کر لیا ہے-ضلعی ناظم کو 20 ہزار روپے نائب کو 10 ہزار، تحصیل و ٹاؤن ناظم کو 3 ہزار اور نائب یونین ناظم کو 2 ہزار دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے-اس کے علاوہ ضلعی ناظم کو غیر محدود ٹیلی فون کی سہولت اور نائب کو 900 کالز فری ہوں گی-

کابل میں غیر ملکی کارکنوں کے خلاف مقدمے

افغانستان میں مسیحیت کی تبلیغ کے الزام میں زیر حراست 8 غیر ملکی امدادی کارکنوں کیخلاف فرد جرم عائد کر دی گئی-طالبان سپریم کورٹ کے فل بنچ کے روبرو سماعت شروع ہو گئی ہے-

جنوبی کوریا میں سیاسی بحران

جنوبی کوریا میں سیاسی بحران کے نتیجہ میں کابینہ کے تمام ارکان مستعفی ہو گئے ہیں-اے ایف پی کے مطابق کابینہ کے ارکان نے صدر کم ڈائے جنگ کو برطرف کرنے کے لئے قومی اسمبلی میں ان پر عدم اعتماد کے فیصلے کے بعد استعفے دیئے اور مستعفی ہونے کا فیصلہ وزیر اعظم لی ہین ڈانگ کی زیر صدارت کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا-

چین امریکہ سے 36 طیارے خریدے گا

چین نے کہا ہے کہ وہ امریکی جاسوسی طیارے اور چینی لڑاکا طیارے کے فضائی حادثہ جیسے واقعات پر قابو پانے کے لئے امریکہ کے فوجی وفد سے مذاکرات کرے گا-اور بعد میں اربوں ڈالر کے 36 بوئنگ طیارے خریدے گا-

گمشدہ رزلٹ کارڈ

ایک عدد بی اے کا رزلٹ کارڈ جاری کردہ پنجاب یونیورسٹی لاہور 2001ء بنام محمودہ سعدیہ بنت رشید احمد زیروی رول نمبر 003483 بروز ہفتہ گولبازار سے دارالرحمت وسطی ابراہیم چکی والی گلی آتے ہوئے کہیں گر گیا ہے جس کسی کو ملے براہ مہربانی فوری طور پر مندرجہ ذیل پتہ یا فون پر اطلاع دیں-

محمودہ سعدیہ مکان نمبر 9/16 دارالرحمت وسطی نمبر 2 ربوہ فون 04524-212199

مکان برائے فروخت

ایک ڈبل سٹوری مکان برائے فروخت واقعہ پلاٹ نمبر 24 بلاک نمبر 1 دارالعلوم غربی ربوہ مکان کا کل رقبہ 1 کنال 10 مرلے ہے- گیارہ بیڈ روم، نو اٹیچ باتھ، ایک ڈرائنگ و ڈائننگ روم امریکن کچن، ایک بڑی کار پارکنگ، اور ٹی وی لاؤنج پر مشتمل ہے درج ذیل سے رابطہ کریں-

1-عزیز عباسی- کیور یوڈسٹری بیوٹرز- گولبازار ربوہ فون 211283-211047

2-عبدالرشید فاروقی- کراچی فون نمبر 6342628-29

از طرف عذرا عباسی C/6-334 فیڈرل بی ایریا- کراچی

COLIC REMEDY

پیٹ کا درد- گردہ کا درد- ایام کے دنوں کا درد اور اپنڈکس کے درد کے لئے بفضل خدا بہترین دوا ہے- قیمت -/10 روپے گھر پر ضرور رکھیں

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون نمبر 213698

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61